39655-کافر کو اگر تالیف قلب کیلئے زکاۃ دی جائے تو جائز ہے، وگرنہ نہیں

سوال

کیا کافر کو زکاۃ دینی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

کافر کو زکاۃ دینی جائز نہیں، لیکن اگر وہ تالیف قلب والے لوگوں میں شامل ہوتا ہو تو جائز ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "المغنی" (106/4) میں کہتے ہیں :

"کافر کو زکاۃ نہ دینے کے متعلق اہل علم کے کسی اختلاف کا ہمیں علم نہیں ہے۔ جیسے کہ ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں : اہل علم میں جس سے بھی ہم نے علم حاصل کیا ہے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ ذمی کو زکاۃ کے مال سے کچھ بھی نہیں دیا جائے گا، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا :

(انہیں یہ بتانا کہ ان پر زکاۃ واجب ہے جو ان میں سے مالدار افراد سے لیکر ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی)

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ زکاۃ صرف کرنے میں مسلمانوں کی تخصیص کی کہ زکاۃ ان (یعنی فقیر مسلمانوں) میں تقسیم کی جائے، جیسا کہ ان مسلمانوں کو خاص کیا کہ کہ مالدار مسلمانوں پر زکاۃ واجب ہے۔ انتہی

چنانچہ اگر کافر تالیف قلب والے افراد میں شامل ہوتا ہو تو اسے زکاۃ دینی جائز ہے۔

اس بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ : زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے۔ التوبۃ/60

لہذا اگر ہمیں امید ہو کہ کافر کو زکاۃ دینے سے وہ مسلمان ہو جائیگا تو اسے زکاۃ دینی جائز ہے۔

دیکھیں : الشرح الممتع (6/143-145)

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (108/4) میں رقمطراز ہیں :

اگر کافر تالیف قلب والے افراد میں شامل نہ ہو تو کافر کو زکاۃ دینی جائز نہیں۔

اورالموسوعۃ(14/233)میں ہے :

اس کافر کوزکاۃ دی جائیگی جس کے اسلام قبول کرنے کی امید ہو، تاکہ اسے اسلام کی طرف راغب کیا جائے، اوراس کا نفس اسلام کی طرف مائل ہو" مختصراً

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

کیا ذمی کوزکاۃ دینا صحیح ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جمہور کے قول کے مطابق زکاۃ ذمی یا دیگر کفار کو نہیں دی جاسکتی، اوریہی صحیح ہے اس کے دلائل میں بہت ساری آیات اوراحادیث ہیں کیونکہ زکاۃ فقیر ومحتاج مسلمان کی غمخواری اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہوتی ہے، لہذا اسے مسلمان فقراء اورباقی آٹھ مصارف زکاۃ کے مابین ہی تقسیم کرنا واجب ہے، لیکن اگر کافر تالیف قلب والے لوگوں میں شامل ہوتا ہو، کہ اسکی شخصیت اپنے کنبے قبیلے میں بااثر شخصیت ہے تواسے اسلام کے قریب کرنے کیلئے اور مسلمانوں کواس کے شر سے محفوظ رکھنے کیلئے زکاۃ دی جاسکتی ہے، اوراسی طرح کسی نو مسلم کوایمان پر پکا کرنے کیلئے زکاۃ دینی جائز ہے، کفار کوزکاۃ دینے کیلئے علمائے کرام نے دیگراسباب بھی بیان کئے ہیں جن کی بنا پر زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ : زکاۃ توصرف فقراء، مساکین، اوراس پر کام کرنے والے، اورتالیف قلب میں، اورغلام آزاد کرانے میں، اورقرض داروں کے لیے، اوراللہ کے راستے میں، اورمسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اوراللہ تعالی علم والااورحکمت والا ہے۔ التوبۃ/60۔

اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت یہ فرمانا :

"انہیں اس گواہی کی دعوت دینا کہ : اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اورمیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالی کا رسول ہوں، اگروہ تمہاری اطاعت وفرمانبرداری کرلیں توپھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پر ہر دن اوررات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگروہ اس میں تیری اطاعت کرلیں اوربات مان لیں، توانہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پران کے مال پر زکاۃ فرض کی ہے جوان کے مالداروں سے لیکران کے فقراء ومساکین پرخرچ کی جائیگی" متفق علیہ

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (21384) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں۔

واللہ اعلم.